صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 21 دسمبر 2012ء بمطابق 07 صفر 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّیۡطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللّٰہِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

یَـٰٓأَیُّہَا ٱلَّذِینَ ءَامَنُواْ لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّن قَوۡمٍ عَسَىٰٓ أَن یَكُونُواْ خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن یَكُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ وَلَا تَلۡمِزُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُواْ بِٱلۡأَلۡقَـٰبِ بِئۡسَ ٱلِٱسۡمُ ٱلۡفُسُوقُ بَعۡدَ ٱلۡإِیمَـٰنِ وَمَن لَّمۡ یَتُبۡ فَأُوْلَـٰٓئِكَ ہُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَO یَـٰٓأَیُّہَا ٱلَّذِینَ ءَامَنُواْ ٱجۡتَنِبُواْ كَثِیرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعۡضَ ٱلظَّنِّ إِثۡمٌ وَلَا تَجَسَّسُواْ وَلَا یَغۡتَب بَّعۡضُكُم بَعۡضًا أَیُحِبُّ أَحَدُكُمۡ أَن یَأۡكُلَ لَحۡمَ أَخِیہِ مَیۡتًا فَكَرِہۡتُمُوہُ وَٱتَّقُواْ ٱللَّہَ إِنَّ ٱللَّہَ تَوَّابٌ رَّحِیمٌ۔

(ترجمہ): مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔ اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ (تو غیبت نہ کرو) اور خدا کا ڈر رکھو بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ صَدَقَ ٱللّٰہُ ٱلۡعَظِیم۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا ایک منٹ۔ 'کوئسچنز آور' کے بعد جی۔ خالی فاتحہ پڑھنے کی اجازت ہے، باقی آپ کا ہاؤس ہے، 'کوئسچنز آور' سے پہلے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد آپ کا ہاؤس ہے جتنا ٹائم آپ مانگیں گے، آپ کو ملے گا۔

ایک خاتون رکن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اردو میں بول رہا ہوں، آپ نہیں سمجھ رہی ہیں؟ خالی دعا پڑھ سکتی ہیں، باقی اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کر سکتیں۔ آج کے اجلاس کی کارروائی دیکھنے کیلئے ڈیرہ اسماعیل خان سے ہمارے صحافی بھائی آئے ہوئے ہیں، میں اپنی اور پورے ہاؤس کی جانب سے ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Question's Hour': Mohtarama Noor Sahar Sahiba, Question number?

Ms. Noor Sahar: Question No. 16.

جناب سپیکر: جی۔

* 16 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے کئی فرموں کو بلیک لسٹ کیا ہوا ہے اور باوجود اس کے مذکورہ فرموں کے ٹینڈر کو منظور بھی کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2008 سے تاحال بلیک لسٹ فرموں کے نام اور کام کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، محکمہ مواصلات و تعمیرات میں اب تک 9 فرمز / ٹھیکیداروں کو بلیک لسٹ کیا گیا، جن کی تفصیل درج ذیل ہے، جن میں سے 5 فرمز / ٹھیکیداروں کو دوبارہ بحال کیا گیا ہے جبکہ 4 فرمز / ٹھیکیداران جو کہ سیریل نمبر 2، 3، 4 اور 8

پر ہیں، تاحال بحال نہیں ہوئے۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ریکارڈ کے مطابق کسی بھی بلیک لسٹ فرم / ٹھیکیدار کو ٹینڈر نہیں دیا گیا۔

List of Blacklisted Contractors

S. No	Name of contractor
01	M/S Shah Baba Construction Company
02	Syed Alam Shah Government Contractor
03	Faisal Mehmood Shah Bangash
04	Muhammad Nisar
05	Awal Dad
06	Muhammad Saeed
07	Haji Aurangzeb Khan
08	Sabir Zaman
09	M/S Lawari Construction Company

The following contractors have been blacklisted by the department but none of them are participating in the tender process.

1. Shah Alam Shah, Government Contractor, R/O House No. HCT Mohallah Passkill, District Hangu bearing "B" Class registration No. 124, dated 19-02-1994.

2. Faisal Mahmood Shah Bangash, Government Contractor R/O Bannu Road, P.O Box No. 48, Eastern Bazoo Kote Thall, District Hangu bearing "C" Class registration No. 1132/0377, dated 10-01-2004.

3. M/S Muhammad Nisar, Government Contractor Village Mir Khalid Shaidu, Tehsil & District Swabi.

4. Sabir Zaman Afridi, Governmet Contractor "C" Class registration No. 950/0397, dated 19-12-2003.

(ب) ایضاً

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: سر، ایک چھوٹا سا سپلیمنٹری یہ ہے کہ انہوں نے جو لکھا ہوا ہے کہ ہم نے، Blacklisted کی جو لسٹ ہمارے پاس موجود ہے، ہم نے اس کے مطابق کارروائی کر لی ہے تو ان سے یہ پوچھنا ہے کہ یہ Blacklisted کو انہوں نے اپنے ساتھ رکھا ہے یا محکموں کو ارسال کر دیا ہے؟ کیونکہ جو بندہ یہاں پر بلیک لسٹ ہو جائے، اس کو آئندہ اور محکموں میں سروس پر نہ رکھا جائے۔ یہاں سے بھی وہ دھاندلی کر دیں، دوسرے محکموں کو اگر پتہ نہیں ہوتا تو ادھر بھی وہ رکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ سوال (الف) کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ ہم نے نو لوگوں کو بلیک لسٹ کیا ہے اور اس میں سے ہم نے چار کو بحال کیا ہے تو چار کو کیوں بحال کر دیا ہے؟ اس کی وجہ نہیں بتائی گئی اور دوسرا یہ کہ جب وہ بلیک لسٹ ہوتا ہے، پھر تو وہ اس قابل نہیں رہتا کہ وہ کسی اور موقع پر یا اس کو کوئی اور کام دیا جائے، تو یہ جو چار انہوں نے بحال کر دیئے تو کیا اس میں پسند ناپسند کی بات تھی، ذرا اس کی تفصیل بتائی جائے؟

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ زه جي دا تپوس كومه د منسټر صاحب نه چې دا د ټولې صوبې په ليول باندې خبره ده او كه دا د يوې مخصوصې ضلعې په ليول باندې خبره ده چې دا نهه كسان بليک لسټ دي، په ټوله صوبه كښې بليک لسټ دي او كه دا نهه كسان په يوه ضلع كښې بليک لسټ دي؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زه به اول جواب داسې وركړمه جې چې دا Confusion به لرې كليئر كړم۔ اصل كښې د دې چې دا كوم جواب راغلے دے، په ډيكښې محكمې دا ليكلى دي چې دا دا كسان، دا نهه فرمونه اول مونږه بليک لسټ كړل او د هغې نه پس Temporarily dismissed وو، بليک لسټ وو خو بيا Later on د دريو نه علاوه شپږ دوباره بحال شو يا دوباره هغوى خپل كار شروع كړو۔ دوئ له زما په خيال دا لفظ استعمال كول پكار وو چې يره دغه كوم شپږ چې دوباره بحال شو، دا بليک لسټ نه وو بلكه د دوئ Licenses suspend شوى وو For the specified period، كال شپږ مياشتې يا Till the completion of certain works، دا پاورز د چيف انجينئر سره دي چې هغه License suspend كولے شي خو چې يو ځل بليک لسټ شي، هغه بس بيا مكمل طور باندې بليک

لسټ شی، هغه دوباره نه شی راتلے ، نو زما په خیال دې محکمې دا جواب صحیح انداز سره نه دے پیش کړے۔ باقی چې کوم Real blacklist دی، هغه هم دغه درې دی۔ دا چې کوم په سریل نمبر 2 باندې دے ، په سریل نمبر 3 باندې دے او په سریل نمبر 8 باندې دے ، دا هغوی ورسره لیکلی دی چې یره دا دوئ Bogus licenses استعمال کړی دی یا Substandard کار ئے کړے دے او Not according to specification یا Below specification کار ئے کړے دے نو چې کوم Substandard کار وی یا Bogus fake documents ئے استعمال کړی وی، هغه خو Completely blacklist او They will remain blacklist forever، دا نور چې کوم وو، د هغو لائسنس ئے Temporarily suspend کړے دے ، نو د یو وخت د پاره دغه دی، نو There is no favoritism او دا د ټولې صوبې لسټ دے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، بیا مطمئن نه شوئ؟

مفتی کفایت اللہ: نہ میں تو شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وزیر صاحب نے اپنی غلطی مان لی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ جواب غلط آیا ہے۔ یہ وہ لوگ تھے کہ جن کو Suspend کیا، یہ بھی انہوں نے خیال سے کہا ہے کہ Suspend کیا ہو گا، پھر ایسا ہوا ہو گا اور پھر ان کو دوبارہ بحال کیا ہو گا۔ جب ایک دفعہ بلیک لسٹ ہو گیا ہے تو اس کے معنی تو یہ ہیں کہ اب یہ کسی فرم میں کام کرنے کے قابل نہیں ہے، دوبارہ اس کو کام دیا جائے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ اگر وزیر صاحب ناراض نہ ہوں اور اس کو ہم کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ وہاں اسے ہم Thrash out کر لیں کہ کیا پوزیشن ہے؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! دوئ خو دا کسان Suspend کړل او بیا ئے د هغوی خلاف هیڅ هم ونکړل او دوباره ئے بیا بحال کړل، نو دا خو اندهیر نګری شوه، دا کمیټئ ته ولیږئ، په دیکښې د مخکښې نه هم ډیرې مسئلې دی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: زه خو په دې حیران یمه چې په دې کمیټئ کښې دا کومه توره زمونږه ممبران کوی چې هلته لاړ شی او دا هر څه به ټهیک ټهاک شی؟ (قہقہے)

کمیټئی کبنې چې کوم دے ، آیا دا د * + د پاره دوئ راغواړی چې هلته ورسره څه * + وکړی که دا څه چل کوی؟ زه خو په دې نه پوهیږمه چې په فلور آف د هاؤس باندې دوئ ته اووئیلې شو چې یره Basically with details دا License suspend وو، نو په دیکبنې د Further Explanation څه ګنجائش نه جوړیږی، لکه په یو شی کبنې څه د انکوائری ضرورت وی یا په هغې کبنې Further څه Investigation پکار وی، په دیکبنې څه Through probe هیڅ څه، We don't need، په دیکبنې د Further تلو څه ګنجائش نشته، لکه زه خو په دې نه پوهیږم او ډیر په معذرت سره د کمیټئ دا دغه چې کوم دے، دا واپس واخلئ، لکه دا سې څه وو نه Otherwise ما به بالکل Allow کړی وو جی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: دا چې کوم، یہ جو بات ہوئی، آپ کا لفظ * + یہ ذرا اچھا لفظ نہیں ہے، یہ کمیٹیوں پر عدم اعتماد کی بو اس سے آ رہی ہے تو اس کو Expunge کیا جائے، ریکارڈ سے اس کو Expunge کیا جائے۔ جی 'نیکسٹ'، کوسچن نمبر 17، محترمہ نور سحر صاحبہ۔

* 17 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مردان اور ایبٹ آباد میں مکمل کئے گئے سڑکوں اور دیگر تعمیرات کے خراب ہونے کی وجہ سے انکوائریاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ چار سالوں سے متعلقہ انکوائریوں، ٹھیکیداروں اور افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن مردان اور ایبٹ آباد میں گزشتہ چار سالوں میں ایسا کوئی کام مکمل نہیں کیا گیا جس پر کوئی انکوائری بنی ہوئی ہو۔ مزید برآں معمولی نوعیت کی خرابی کی نشاندہی اگر اس دوران کی گئی ہو تو اس کا بروقت ازالہ کیا گیا ہے۔

(ب) ضلعی مانیٹرنگ ٹیم وقتاً فوقتاً ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیتی ہے اور ان کی نشاندہی پر مناسب کارروائی کر کے نقائص دور کئے جاتے ہیں۔ ان کاموں کے حوالے سے گزشتہ چار سالوں میں نہ کوئی انکوائری کی گئی اور نہ ہی کسی ٹھیکیدار یا افسر کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب،آپ سوال کے جز(الف) پر نظر ڈالیں تو یہاں پر لکھتے ہیں کہ "مردان اور ایبٹ آباد میں مکمل کئے گئے سڑکوں اور دیگر تعمیرات کے خراب ہونے کی وجہ سے انکوائریاں کی گئی ہیں؟"، یہ کہتے ہیں کہ نہیں، یہاں پر کوئی انکوائری نہیں کی گئی ہے کیونکہ معمولی نوعیت کی خرابی کی نشاندہی کی گئی ہے، اس کو ٹھیک کر دیا ہے۔ میں ریکارڈ سے یہ لے کر لائی ہوں، یہ تین کوئسچنز ہیں، کوئسچن نمبر 666، کوئسچن نمبر 662اور کوئسچن نمبر 663، یہ احمد بہادر صاحب کے کوئسچنز تھے جو مردان سے انہوں نے اس فلور پہ کئے ہیں، اس کو کمیٹی میں ریفر کیا گیا اور اس نے کہا کہ بالکل ناقص کام ہوا ہے۔ وہاں پر کمیٹی کی رپورٹ اب تیار ہو چکی ہے، ہاؤس میں تو نہیں آئی لیکن یہ تین کوئسچنز انہوں نے کئے ہیں۔ یہاں پر یہ کس طرح انکار کرتے ہیں کہ ناقص کارکردگی نہیں ہوئی ہے؟ ناقص کارکردگی نہیں ہوئی ہے تو اس کو کمیٹی میں ریفر کیوں کیا گیا ہے، تین کوئسچنز اس پر کس طرح آئے؟ وہی مردان کا بندہ ہے، وہ جھوٹ بول رہا تھا؟ میں تو چلو مردان کی نہیں ہوں، اب اس کے بعد جب کمیٹی کی بات سامنے آئی ہے تو انہوں نے اس کو ٹھیک کروا دیا ہے لیکن یہ بات ان سے کہتی ہوں کہ جس وقت یہ خراب ہو گئے تھے تو ان کے ٹھیکیداروں کے خلاف انہوں نے کوئی کارروائی کی یا نہیں کی ہے؟ بس ان کو چھوڑ دیا ہے کہ بس ٹھیک ہے، حکومت کا مال ہے، ادھر بھی خرچ ہو گیا آگے اور بھی خرچ ہو جائے گا تو نہ اس کی انکوائری کی اور یہ انکار بھی کرتے ہیں، انکار بھی کرتے ہیں کہ یہاں پر خرابی نہیں ہے تو خرابی کے یہ تین کوئسچنز کہاں سے آ گئے؟

Mr. Speaker: Honourable Law Minister Sahib.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دیکھیں جی، بی بی نے مردان اور ایبٹ آباد جو ہیں، دو ڈسٹرکٹس پوائنٹ آؤٹ کئے ہیں اور یہاں کی بات کی کہ یہاں پر کوئی 'فارمل' انکوائری کسی کے خلاف چل رہی ہے یا نہیں؟ اس حوالے سے اگر یہ سوال Generally کرتیں کہ پورے صوبے میں تو ہو سکتا تھا کہ جواب میں وہ چیز Reflect ہو گئی ہوتی لیکن یہ اتنا جنرل کوئسچن ہے، مجھے تو نہیں پتہ، اگر ان کے پاس ایسا کوئی ثبوت ہے کہ انکوائری ہو رہی ہے، کسی کے خلاف Under process ہے اور ڈیپارٹمنٹ آن فلور آف دی ہاؤس غلط بیانی کر رہا ہے تو بالکل پھر میں کمیٹی کو یہ سوال بھجوانے کیلئے تیار ہوں لیکن اگر ایسی کوئی بات نہیں ہے تو پھر مطلب یہ ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب! میں نے ایبٹ آباد اور مردان کے بارے میں پوچھا، آپ کوئسچن پڑھ لیں۔ میں نے تو دو جز میں اور وہاں پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا چاہتی ہیں، کمیٹی کو ریفر کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نور سحر: سر، ریفر کر دیں، یہ آج پہلی دفعہ-----

جناب سپیکر: انہوں نے تو کہہ دیا کہ مجھے اعتراض نہیں ہے۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Again Noor Sahar Sahiba, Question number?

Ms. Noor Sahar: Sir, Question No. 62.

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نور سحر: سر، لیکن منسٹر صاحب تین دفعہ کے بعد آج پھر موجود نہیں ہیں تو یہ کوسچن پھر پینڈنگ ہو گا کہ کیا کریں گے کیونکہ منسٹر صاحب تو نہیں ہیں؟ اس سیشن میں میرا تیسرا کوسچن آرہا ہے اور تین دن سے یہ منسٹر صاحب غائب ہیں۔ اس دن تو میاں افتخار صاحب نے کہا کہ کسی وجہ سے، تو آج پھر کیوں غائب ہیں؟ سر، اس کو بس ڈائریکٹ ہم کمیٹی میں بھیج دیں، وہاں پر منسٹر صاحب آکر خود جواب دیں گے۔

Mr. Speaker: Kept pending, kept pending, it is-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب، آنریبل بیرسٹر صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، میں بہت معافی چاہتا ہوں، میں ہمیشہ اپنی بزنس لے کے آتا ہوں تو بات کرتا ہوں لیکن یہ بہت ہی Important مسئلہ تھا اور اگر میں آج کوئی بھی بزنس لیکر آتا تو شاید آج بات نہ ہو سکتی، اسلئے جناب سپیکر، میں نے آپ کو تکلیف دی اور میں نے ریکویسٹ کی ہے کہ مجھے ٹائم دیا جائے۔ جناب سپیکر، یہ بہت سیریس مسئلہ ہے جس کی طرف میں آج آپ کی اور ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، اس طرح کا ایک Incident کچھ عرصہ پہلے سوات میں ہوا تھا، میں وہ بھی کہتا تھا کہ دہشت گردوں کے ہاتھوں سے غلط ہوا تھا جو ملالہ والا Incident تھا جناب سپیکر، لیکن ساری دنیا اور پاکستان کی توجہ جناب سپیکر، اس Incident اور اس سے کئی بڑے

Incidents چار پانچ دنوں سے، آج پشاور خیبر پختونخوا میں جو پولیو ڈراپس پلانے والی ٹیمیں اور ان کے سپروائزرز ہیں، ان کا ٹیکنیکل سٹاف ہے، وہاں اس قوم کی دو بیٹیوں کو شہید کیا گیا جناب سپیکر، ان کیساتھ ایک ان کا بھائی اور ڈرائیور ہلال، وہ ہسپتال میں دوائیوں کیلئے پڑا رہا اور کسی نے اس کی طرف دیکھا نہیں کہ یہ اتنے بڑے Cause کیلئے آئے ہیں اور اتنا بڑا Cause ہے جناب سپیکر۔ باہر کی دنیا جناب سپیکر، ساری دنیا اس وقت توجہ دے رہی ہے کہ اس ملک سے وہ بھیانک، وہ بیماریاں جو لوگوں کو لاچار کر دیتی ہیں جناب سپیکر، لوگوں کو اپاہج کر دیتی ہیں اور زمانہ زمانہ وہ بچے جو ہیں، وہ مارے مارے پھرتے ہیں، پھر ان کا حال کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا اور جناب سپیکر، آج تمام ٹیموں نے کہہ دیا ہے کہ ہمیں اگر خاص طور پر پروٹیکشن نہ دی گئی جناب سپیکر، اگر یہی سلوک ہمارے ساتھ ہوا تو آج سے انہوں نے اپنا کام بند کر دیا ہے۔ جناب سپیکر، آج کی رپورٹ ہے کہ آٹھ لاکھ بچے خیبر پختونخوا کے پولیو ڈراپس پینے کے بغیر رہ جائیں گے۔ جناب سپیکر، آپ اندازہ کر لیں کہ کتنے؟ آٹھ لاکھ بچے اس صوبے کے، مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ وہ جو ہماری بیٹیاں شہید ہوئی ہیں، ان کے گھروں پر بھی کوئی نہیں گیا، ان کے ساتھ بھی جا کر تعزیت کرنی چاہیئے تھی، ان کے پاس بھی پیغام لیکر جانا چاہیئے تھا کہ یہ Cause پاکستان کیلئے کیا جا رہا ہے، پاکستان کے 'فیوچر' کیلئے کیا جا رہا ہے، ہمارے بچوں کیلئے کیا جا رہا ہے اور ایک میسج دیتے کہ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور اگر کوئی ایسا کام کریگا تو ہم اس کو گرائیں گے، جواب دینگے لیکن ان کے ہاتھوں ہم اپنی بچیوں اور اپنے بچوں کا مستقبل تاریک نہیں کر سکتے۔ لہذا جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہے کہ آج ہم سارے چاہتے ہیں کہ ہم اس پر روشنی ڈالیں جناب سپیکر، جو ٹائم آج آپ مقرر کرتے ہیں، یہ بہت اہمیت کا حامل مسئلہ ہے جناب سپیکر اور مجھے یقین ہے کہ جب بھی ایسا مسئلہ آیا جس سے خیبر پختونخوا کے بچوں کا مستقبل وابستہ ہوا ہے جناب سپیکر، آپ نے ہمیشہ اس کیلئے ٹائم دیا ہے۔ تو آج ایک گھنٹہ ٹائم مقرر کیا جائے کہ ہم اس پر ڈسکشن کریں، حکومت ہمیں بتائے کہ انہوں نے کیا کام کیا ہے ابھی تک؟ یہاں صرف تقریر کرنے سے یا صرف کہہ دینے سے کہ ہم گرائیں گے، ہمیں پتہ چلے کہ پریکٹیکل کام انہوں نے آج، چھ دنوں سے ان ٹیموں کو مارا جا رہا ہے، ان کو بھگایا جا رہا ہے، بچیوں کو شہید کیا جا رہا ہے اور آج ساری دنیا میں ہمارا کیا میسج جائیگا کہ کیا ہم اپنے بچوں کو Safe کرنے کیلئے جو یہ ٹیمیں تھیں، ان کی پروٹیکشن کیلئے انہوں نے کیا بندوبست کیا ہے اور جو شہید ہوئی ہیں، میری گزارش ہے کہ ان کیلئے بھی اس ہاؤس کی طرف سے جناب سپیکر، کوئی امداد جس طرح اور شہیدوں کیلئے خاص پیکج دیا جاتا ہے، ان بچیوں کیلئے بھی ایسا پیکج ہونا چاہیئے اور جوان کے ساتھ زخمی ہیں،

ان کا علاج ہونا چاہیئے تاکہ جناب سپیکر، ایک میسج جائے کہ ہم ان بچیوں کے اور ان ٹیموں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انشاء اللہ ہر بچے کو جناب سپیکر، ایک ایک پولیو کا ڈراپ پلانے کیلئے جو ٹیم جائیگی، جس جس ایریا میں جائیگی اور اگر ہماری Constituencies میں جاتی ہے، ہم بھی اپنے آپ کو Volunteer کریں، ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہوں، اپنے لوگ شامل کریں تاکہ یہ جو بہت بڑا Cause ہے، جو بہت بڑا کام ہے، اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Honourable-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! یو منټ ما له را کړئ۔

جناب سپیکر: هم په دې باندې خبره کوئ ؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ثاقب الله خان فرسټ، بیا د هغې نه پس تاسو اووایئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، ډیره مهربانی جی۔ عباسی صاحب چې کومې خبرې ته پام د دې هاؤس وکړو جی، هغه ډیره Important خبره ده جی۔ یو ډیر آرګنائزډ طریقې سره زمونږ د وطن، خاصکر زمونږ د دې سیمې او زمونږ د دې خلقو خلاف یو مهم روان دے۔ سر، پولیو زمونږه مستقبل تباه کوی لګیا دے او چې کوم کار اوس روان شو، پخوا به هم د بعضو علاقو نه خلق رااوچت شو، د پولیو مهم خلاف به ئے تقریرونه وکړل خو دا شهادت چې کوم زمونږه خویندو ته ملاؤ شو، دا اوس چې کومه دهشت ګردی شروع شوه، دا ډیره زیاته Alarming خبره ده جی۔ دا ډیره د تشویش خبره ده خو جناب سپیکر صاحب چې چرته مسئله زیاته شی، نو د هغې حل دا وی چې د هغې خلاف سرے ودریږی او د هغې خلاف جهاد وکړی۔ دهشت ګردی روانه ده، مختلف طریقې سره روانه ده، پولیو هم یو دهشت ګردی ده او هغه هم دهشت ګرد زمونږه مستقبل تباه کوی لګیا دی جی۔ د UN د طرف نه یو اعلان شوے دے سر، او زه غواړمه چې د دې هاؤس د طرف نه یو میسج هم لاړ شی جی۔ زمونږه حکومت، سنټرل حکومت ته نوټس ملاؤ شوے دے چې ستاسو دا پولیو مهم د بند شی، دا پولیو مهم د بند شی چې تر څو پورې د د دوئ حفاظت د پاره څه عملی کارروائی نه وی شوې۔ سر، اوس مسئله دا سې ده چې څو پورې دا بند شی سر، نو د پولیو کیسز به نور هم

زیاتیږی۔ پکار دا ده چې UN وړومبے نوټس امریکه له ورکړے وے چې کله دا پولیو او داسې نور مهمه هغوی خپل Espionage activities د پاره استعمال شروع کړے وو، نو هغه وخت UN پا نه څیدو او هغوی ته ئے اونه وئیل چې تاسو هم دا غلط کار کړے دے، مونږه تاسو ته هم نوټس درکوؤ؟ زمونږه مسئله دا ده جی چې یو خوا ډانګ دے او بل خو ا پړانګ دے۔ دلته د دهشت ګردئ سره جهګړې کوؤ، لګیا یو۔ دلته مونږ سره د پولیو هم مسئله ده، پاکستان کښې لویه مسئله ده۔ په دې ټائم پکار ده چې UN او باقی دنیا مونږ سره مرسته وکړی، الټا دا دغه روان دے چې مهم بند کړئ، Possible نه ده سر چې مونږه ټولو ټیمونو ته تحفظ ورکړو او دیکښې بهرنی څوک نه مری، په دیکښې زمونږه خویندې میندې مری لګیا دی۔ که شهیدانې کیږی، هغه هم زمونږه خویندې میندې دی او کوم ماشومان چې اپاهج کیږی او دوئ ته مسئله کیږی، هغه هم زمونږ بچی دی، پردی څوک نشته۔ په دې ټائم پکار دا ده چې عالمی دنیا مونږ سره د یکجهتئ مظاهره وکړی نو الټا دا کیږی لګیا دی چې په دې مسئلو باندې مونږ ته نوټسز راکوی۔ نو دهشت ګرد چې نن د پولیو ټیمونه دغه کوی، نو د هغې یو لویه وجه دا ده چې عالمی طاقتونه او بالخصوص امریکه، دا سکیمونه چې دی دا د خپلې جاسوسئ د پاره استعمال کړی دی، آیا د هغوی Objectives ټهیک وو که غلط وو خو د هغوی طریقه کار بالکل غلط وو۔ که د ډاکټر شکیل مسئله نه وے راغلې، نو نن به دا زمونږه خویندې او میندې ټارګټ نه وے۔ نو سر، زما ریکویسټ دا دے چې د دې هاؤس نه د یو بل میسج لاړ شی چې UN مونږ ته کوم نوټس راکوی او د پولیو مسئله دغه کوی نو دا بالکل سراسر غلط ده، دا ټائم دے چې دنیا د مونږ سره یکجهتی وکړی۔ دا د پولیو زنانه او دا زمونږه خویندې میندې چې ټارګټ کیږی، یو خو د دهشت ګردئ وجه ده او بله دا وجه هم ده چې دا یو ښه کار د غلط مقصد د پاره هم، د جاسوسئ د پاره هم استعمال شوے دے نو سر، دا ضروری ده چې مونږه د دې طرف نه یو دغه وکړو چې د دوئ نوټس بالکل غلط دے، دا د غلط کار نتیجه ده چې زمونږ دا ماشومانې، زمونږه دا خویندې میندې ټارګټ شوې دی د پولیو خلاف سر، پکار

دا ده چې زمونږ سره نور هم امداد وشي ځکه چې زمونږ مستقبل په خطره کښې دے جي۔ ډيره مهرباني۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، یہ مسئلہ تو اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ میری درخواست ہو گی کہ اس پر اگر باقاعدہ تحریک التواء ہم لے آئیں اور آپ اس کو ایڈمٹ بھی کر لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: طریقہ بھی یہی تھا لیکن جاوید عباسی صاحب نے اب اٹھالیا ہے تو آپ سب لوگ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: خیر اس کے باوجود۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا کرلینا کہ اس پر موشن لے آئیں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جاوید خان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، موشن لے آئیں۔

مفتی کفایت اللہ: اس میں یہ ہو گا کہ کل پرسوں ہو گا، دو دن چھٹی ہو گی، تو یہ ایک Burning Issue ہے، اس پر ایک مؤقف نہیں جاسکے گا، اسلئے تو جاوید خان نے ٹھیک کیا ہے۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: آپ پہلے، آپ مفتی صاحبان پہلے ایک فتویٰ دیتے ہیں، پھر بعد میں دوسرا فتویٰ دیتے ہیں تو میں کونسا فتویٰ آپ کا مان لوں؟

مفتی کفایت اللہ: کوئی ایسا فتویٰ نہیں دینگے جس پر مائیک بند ہوتا ہے۔ (قہقہہ) جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھ سے پہلے میرے بھائیوں نے، جاوید خان اور ثاقب خان نے بہت اچھے طریقے سے اس کو Explain کیا ہے۔ پولیو کی اہمیت کے بارے میں زیادہ بات کرنا تو مناسب نہیں ہو گا، اس پر علماء اور دار الفتاء والوں کے فتوے آ گئے ہیں اور وہ تحقیق بھی مکمل ہو گئی ہے کہ پولیو قطرے پلانے چاہئیں اور یہ حفظ ماتقدم کی تدبیروں میں سے ہے اور یہ سنت ہے، اس پر ساری باتیں آ گئی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مستند فتویٰ اب یہ ہو گیا۔

مفتی کفایت اللہ: جی، جزاکم اللہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرح اس پر کھل کر بولیں تو یہ اچھی بات ہے۔

مفتی کفایت اللہ: اور میں اس میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ پولیو میں جس طرح کے این جی اوز اور ہمارا محکمہ صحت، تمام طبقات کو اس میں لگنا ہوگا اور اب تو ایسی شکل بن گئی ہے کہ مساجد کے اندر ہر مسجد کے ساتھ جو متعلقہ گھر ہیں، وہ تمام لوگ اپنے بچوں کو مسجد میں لائیں اور اہتمام کے ساتھ وہاں علماء ان کو ترغیب دیں اور مسجد کے اندر تمام بچوں کو وہ قطرے پلائے جائیں تاکہ یہ اطمینان ہو جائے کہ کوئی بچہ باقی نہیں رہا۔ میں ابھی 'پرائیویٹ ممبر ڈے' میں ایک بل لایا ہوں اور وہ اسی طرح کی ایک چیز ہے کہ اس کے اندر میں نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ جب بچہ سکول میں داخل ہوگا تو پہلے اس کا والد سرٹیفیکیٹ دیگا کہ اس کو پولیو کے قطرے پلائے گئے یا نہیں پلائے گئے؟ اگر نہیں پلائے تو بچہ سکول میں نہیں جائیگا اور اس طرح اس کو Compulsory بنا دیا۔ اب ان شاء اللہ جب آئیگا تو میں اس کی اہمیت پر بات کرونگا۔ میں حکومت سے ایک گلہ کرنا چاہتا ہوں کہ پولیو اس دفعہ ٹارگٹ ہوا اور کچھ عرصہ پہلے ٹارگٹ نہیں ہوا، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ ایبٹ آباد کا جو واقعہ پیش آیا، شیخ اسامہ بن لادن کا اور وہاں ڈاکٹر شکیل کی جو مخبری سامنے آئی، ڈاکٹر شکیل کی مخبری جو سامنے آئی، اس میں پولیو کے نام سے اس نے بہانہ بنایا تھا اور وہاں چلا گیا تھا۔ اب وہ واقعہ ایبٹ آباد کے اندر آیا، اس کے بارے میں لوگوں کا مختلف خیال ہے، ہم نے اس وقت آپ کی مہربانی سے اپنا نقطہ نظر پیش کر دیا تھا اور بشیر خان اس وقت موجود تھے، انہوں نے بھی پیش کر دیا تھا لیکن جب یہ اندازہ ہو گیا کہ پولیو کے نام پر ایک ڈاکٹر جائیگا اور جا کر جاسوسی کریگا اور وہ جاسوسی وہ قوم کے خلاف بھی کریگا اور مذہب کے خلاف بھی کریگا، پھر کس طرح ہماری گورنمنٹ نے یہ اندازہ لگا لیا کہ اب پولیو کے قطرے پلانا آسان ہے؟ اب تو پولیو کے قطرے پلانا مشکل ہو گیا ہے اور میاں افتخار حسین کا یہ بیان ریکارڈ پر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ہر پولیو ورکر کو سیکورٹی فراہم نہیں کر سکتے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے وہاں احتیاط نہیں کی، اس احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے ہمیں آج یہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ٹھیک ہے اس میں دہشت گردی کا عنصر موجود ہے اور ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ وہ بے احتیاطیاں بھی موجود ہیں جن بے احتیاطیوں کی وجہ سے آج ہمارے بچے اپاہج بن رہے ہیں اور ہم اس قابل نہیں ہیں کہ ہم جائیں اور بچوں کو قطرے پلا سکیں۔ جناب سپیکر، یہاں ایک واقعہ ہوا ہے ائیر پورٹ پر حملے کا، اور حکومت نے بڑے دھڑلے سے کہہ دیا کہ ہم نے ان کا حملہ ناکام بنا دیا لیکن کیا کسی چیونٹی کا کسی ہاتھی کے ساتھ مقابلے کا تصور ہو سکتا ہے؟ دس لوگوں کو مارا ہے اور دس لوگوں کو مارنے کے بعد انہوں نے یہ بتا دیا کہ جی ہم تو کامیاب ہو گئے، وہ ناکام ہو گئے۔ کیا وہ دس لوگ یا اس طرح کے اور دس لوگ، وہ حکومت پر قبضہ

کرنے کیلئے نہیں آئے تھے بلکہ وہ یہ بتانا چاہتے تھے کہ آپ کی سیکورٹی کے اندر Lapse موجود ہے اور یہ انہوں نے بتادیا ہے۔ میں آپ کو عرض کرتا ہوں، یہ ہماری اسمبلی ہے، اس سے متصل وزیراعلیٰ صاحب کا گھر ہے اور ساتھ گورنر ہاؤس ہے۔ اس کے ساتھ کور کمانڈر ہے اور اس کے ساتھ ہمارا ائیرپورٹ ہے اور وہ لوگ ائیرپورٹ تک جو پہنچ گئے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ گورنر ہاؤس کو بھی پہنچ سکتے ہیں، وہ وزیراعلیٰ ہاؤس کو بھی پہنچ سکتے ہیں اور وہ ہماری اسمبلی کو پہنچ سکتے ہیں۔ جب یہ لوگ آئینگے اور ہماری زندگیوں سے کھیلیں گے تو پھر حکومت کے کیا معنی؟ ہمارا یہ خیال ہے کہ پولیو کا کیس بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے لیکن اس پر آپ مستقبل میں ہمیں وقت دیں تاکہ ہم بتائیں کہ ساتھ ساتھ حکومت کی بھی نااہلی ہے، حکومت کو چاہیئے کہ ان کو آگے تمام محرکات کا خیال بھی کرنا پڑیگا اور حکومت کو یہ بھی چاہیئے ہوگا کہ وہ اپنے لوگوں کو Safe کرے۔ یہ جس کرسی پر ہم بیٹھے ہیں، خدانخواستہ اگر ہم Safe نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں کرسی پر بیٹھنے کا حق نہیں ہوگا۔ اس وقت ہر ایک آدمی عدم تحفظ کا شکار ہے اور حکومت کو چاہیئے کہ ایسی Planning کرے کہ لوگوں کا عدم تحفظ تحفظ کے اندر بدل جائے۔ ساڑھے چار سال ہم نے اچھے گزارے ہیں، اب مغرب کا وقت ہے، یہ تھوڑا وقت بھی اچھا گزر جائے، تو مجھے امید ہے کہ آنے والی اسمبلی تمام باتوں کا ادراک کرلے گی۔ بہت زیادہ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: لودھی صاحب، قلندر لودھی صاحب۔ حاجی قلندر خان لودھی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ پولیو مہم جو چل رہی تھی، اس پر جو ہماری بیٹیاں شہید ہوگئی ہیں، جو مسئلہ ہوا ہے، اس پر میرے بھائیوں نے بات کرلی، میں Repetition میں نہیں جاؤنگا، میری ایک تجویز ہے اور وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کیا ہے؟ ہم لوگ سب ہی حصہ ہیں، چاہے اپوزیشن میں ہیں، چاہے گورنمنٹ میں ہیں، ذمہ داری ہے ہماری، ہماری قوم ہے، یہ ہمارے بچے ہیں، اپاہج ہورہے ہیں، تو میں اس دن بھی، ہفتے والے دن میں خود اپنے ہسپتالوں میں گیا ہوں، بی ایچ یوز میں گیا ہوں، میں نے خود قطرے پلائے ہیں ساتھ رہ کے اور میری یہ تجویز ہے، سب بھائیوں سے میری ریکویسٹ ہے، چاہے وہ منسٹر ہے، چاہے وہ ایم پی اے ہے، اپنی اپنی Constituency کی کوئی ذمہ داری اٹھائیں۔ یونین کونسل مقرر کریں، اس میں دن مقرر کریں، خود بھی اس کی Availability وہاں ہو،

لوگ بھی وہاں آئیں گے اور لوگ بھی Secure ہونگے اور جب ہم لوگ جائیں گے تو وہ ذرا Encourage ہونگے، بچے بھی لائیں گے اور اس مہم کو بند نہ کیا جائے۔ اس کیلئے ہمیں Voluntarily آگے آنا چاہیئے۔ ہم اپنے اپنے حلقوں کو سنبھالیں اور جو گورنمنٹ سے ہمیں ضرورت ہو، اس کو ہم بتائیں، چاہے ڈی سی او ہو، چاہے ڈی پی او ہو، چاہے ڈی آئی جی یا چیف منسٹر ہو کہ وہ وہ چیزیں ہمیں Provide کریں، اسے بند نہیں ہونا چاہیئے اور یہ بھی نہیں ہے کہ ہم یہ کہیں کہ یہ اس کی ذمہ داری ہے، یہ اس کی ذمہ داری ہے اور ہم اپنے آپ کو بری الذمہ کریں، اس میں ہم سب کو آنا چاہیئے کہ یہ قوم کا مسئلہ ہے، یہ ہمارے بچوں کا مسئلہ ہے، یہ ہماری نسل کا مسئلہ ہے تو اس میں ہم سب کو Voluntarily اپنا Role ادا کرنا چاہیئے، میری یہ ریکویسٹ ہو گی جی۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی جدون صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جس واقعے کی طرف جاوید عباسی صاحب نے آج اس ایوان کی توجہ دلوائی ہے، وہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے اور یہ واقعہ ایک ایسے وقت میں ہوا کہ جس وقت پولیو کی مہم، Already ہمارا ملک آپ کو پتہ ہے کہ مشکلات کا شکار اس طرح سے ہے کہ ابھی تک بڑی کوششوں کے باوجود اس ملک میں سے پولیو کا خاتمہ مکمل طور پر نہیں کیا جا سکا، آج جناب سپیکر، اگر یہ مہم بند کر دی جاتی ہے، یہ مہم ختم ہو جاتی ہے تو لاکھوں بچے اور لاکھوں بچوں کا جو مستقبل ہے، وہ خطرے میں ہے، ان کا 'فیوچر' خطرے میں ہے۔ جناب سپیکر، کسی مذہب میں، کسی دین میں ایسی کوئی Religious چیز مجھے تو کم از کم نظر نہیں آتی، نہ میری سمجھ میں آتی ہے کہ جس میں اس طرح کی اجازت دی جائے کہ آپ بچوں کو لنگڑا لولا کر دیں یا اپاہج کر دیں یا اس سے مذہب یا اس سے جہاد کے کونسے ایسے وہ حل ہو رہے ہیں کہ جس وجہ سے یہ سارا کام کیا جا رہا ہے، یہ میری سمجھ سے باہر ہے لیکن یہ ساری جو بات ہے، اس میں جاوید عباسی صاحب نے شاید جس طرف اشارہ کیا اور وہ بات کہیں کی کہیں چلی گئی؟ وہ یہ تھی کہ گورنمنٹ نے اس میں پچھلے پانچ چھ دنوں میں کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے، گورنمنٹ کا کیا لائحہ عمل ہے؟ آخر کار جو بھی کرنا ہے، جو Sitting Government ہے، اس نے کرنا ہے۔ جس طرح قلندر لودھی صاحب نے فرمایا، ہم تو اس میں، یونین کونسل میں کہتے ہیں جو بھی کہتے ہیں، اس سے پہلے بھی تمام ایم پی ایز، جب بھی پولیو مہم ہوتی ہے تو وہ اس میں Participate کرتے ہیں، یہ تو یہاں کی شروع سے ریت

رہی ہے لیکن اب جو موجودہ سیچویشن ہے، ہم یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ پچھلے چھ سات دنوں میں گورنمنٹ کی طرف سے کونسی ایسی پالیسی وضع ہوئی ہے؟ اگر UNO کی طرف سے اس کو روکنے کی کوشش کی گئی ہے تو اس کے حوالے سے گورنمنٹ کا کیا مؤقف کیا ہے، ان کا لائحہ عمل کیا ہے، وہ کیا Plan کر رہی ہے، 'فیوچر' میں اس کو کس طرح Handle کیا جائے گا؟ کیونکہ جناب سپیکر، یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے، چھوٹا سا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر ہم اس کو وقت پر Handle نہیں کرتے تو اس ملک کا مستقبل، ہمارے صوبے کا مستقبل بڑا تاریک ہے۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ آپ گورنمنٹ کی طرف سے بھی کسی سے یہ بات جو ہم چاہتے ہیں، جو ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ اصل ایشو جو ہے، اس کا Solution ان کے ذہن میں کیا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: وہ کیا Plan کرنا چاہتے ہیں کیونکہ گورنمنٹ نے تو پہلے ہی کہہ دیا کہ ہم ہر پولیو ورکر کے ساتھ سیکورٹی فراہم نہیں کر سکتے۔ اگر آپ سیکورٹی فراہم نہیں کر سکتے تو پھر اس کے Against آپ کے پاس اور کیا آپشنز ہیں، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ جناب سپیکر، میں چاہونگا کہ آپ گورنمنٹ سے ضرور اس حوالے سے بات کریں۔

جناب سپیکر: پوچھتے ہیں نا گورنمنٹ سے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں بہت دور سے اس مسئلے پر آئی ہوں، کرک سے ابھی آرہی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور صرف اسی مسئلے کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن زیادہ Repetition نہ ہو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں زیادہ لمبی نہیں کرونگی، بات نہیں کرونگی۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: Repetition نہ ہو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جی، میں اور بات کرنا چاہتی ہوں، انہوں نے گورنمنٹ کے خلاف۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس دو منٹ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جو شہادتیں ہوئی ہیں ہماری خواتین کی اور ہمارے پولیو کا جتنا بھی سٹاف کام کر رہا تھا کراچی سے لیکر خیبر تک، تو تمام پاکستان میں جتنی بھی یہاں پر شہادتیں ہوئیں، میں انہیں شہادت کہونگی کیونکہ یہ شہادتیں ان لوگوں کے ہاتھوں ہوئی ہیں جو ہمارے پاکستان کے مستقبل کو خدانخواستہ تاریک دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے پاکستان کی جو روایات ہیں، ہمارے پاکستان کی جو ہماری روایات ہیں، وہ پاکستان سے بیرون ملک جو ہیں، ان کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہاں پر نہ تو کوئی سیکورٹی ہے، نہ یہاں پر ہم لوگ عورتوں کی عزت کرتے ہیں۔ میں آج ان لوگوں سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو بے جا فائرنگ کرکے، وہ انسانیت کے قابل نہیں ہیں۔ میں نے بار بار اس ہاؤس میں کہا ہے کہ وہ لوگ نہ تو انسان ہیں، نہ مسلمان ہیں اور نہ ہی ان کا کوئی مذہب ہے۔ میں انہیں یہ کہتی ہوں کہ کسی بھی ماں، کسی بھی بہن، ہم سب آج یہاں پر جتنی بھی خواتین اور پاکستان پیپلز پارٹی کی جتنی خواتین ہیں، یہاں پر جتنی خواتین میری بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں، میں ان کے Behalf پر اور صوبے کی تمام خواتین کے Behalf پر یہ بات کرنا چاہونگی کہ آئیں اور ہمارا مقابلہ کریں، ہم مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن نہتے لوگوں پر گولیاں نہ چلائیں۔ ہم ان کی دہشتگردی کو یہاں پر للکار کے یہ بات کرنا چاہتے ہیں کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے لوگ، پاکستان کے لوگ ان کا ہمیشہ ڈٹ کے مقابلہ کریں گے۔ یہ پولیو جو ہماری سکیم ہے اور جو ہم لوگ قطرے لوگوں کو، یہ زہر نہیں ہے جناب سپیکر صاحب؟ میں ان لوگوں کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہاں پر آپ کتنے اور لوگوں کو Disable کریں گے؟ میں ان کو بتانا یہ چاہتی ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ یہ جاری رہے گی، یہ مہم اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ پاکستان کا، خاصکر خیبر پختونخوا کا ایک ایک بچہ جو ہے وہ ٹھیک ہو کے ہمارا تمام معاشرہ سدھر نہ جائے۔ میں دہشتگردوں کو، ان لوگوں کو میں یہ پیغام دینا چاہتی ہوں کہ تم ہمیں خطروں سے نہیں ڈرا سکتے ہو، نہ گولیوں سے ڈرا سکتے ہو، نہ ہمیں Bomb blasting سے ڈرا سکتے ہو اور نہ دہشتگردی کرکے ڈرا سکتے ہو، ہم آپ کا مقابلہ کرنے کیلئے ہر فورم پر تیار ہیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب، ډیره زیاته مننه۔ دا ډیره زیاته اهمه مسئله۔۔۔۔

جناب سپیکر: ختموؤ ئے ، دا ایجنډا پاتې ده او اوس به اذان شروع شی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جاوید عباسی صاحب ډیره زیاته ښه نکته راا وچته کړه او په هغه وخت کښې چې سپیکر صاحب، ستاسو هم په علم کښې ده او ظاهره خبره ده، مونږ ټول وینو چې د پولیو زمونږ کوم مهم دے ، بیا هغه زنانه یا هغه نارینه چې په دې مهم کښې بوخت دی، هغوی په نخښه کیږی۔ ثاقب صاحب خبره وکړه، مفتی صاحب خبره وکړه، لودهی صاحب خبره وکړه او بیا نگهت بی بی هم خبره وکړه، عنایت خان خبره وکړه۔ سپیکرصاحب، بار بار په اکثریتی رائے باندې دې خبرې ته زور ورکړے کیږی چې حکومت په دې لړ کښې څه Measures اختستی دی؟ او بیا په ډیر معذرت سره عباسی صاحب دا خبره وکړه چې دلته خو صرف په تقریرونو نه کیږی۔ سپیکر صاحب، مونږ که د دې مسئلې Background ته اوگورو، دا یو نوے Trend دلته شروع شو۔ ستاسو په علم کښې ده چې سکولونه ټارگټ کیدل، بیا ورسره ورسره په اوله کښې د سکولونو استاذان چې دی، هغوی ته Threats ورکول او بیا د ډیرې بزدلئ انتها دې حد ته ورسیده چې د سکولونو ماشومان بچې بچیانې ټارگټ کول، دا بیا د بزدلئ انتها وه۔ دا چې کومه خبره اوس شروع شوه، دا خبره په هغه شکل باندې نوې نه ده خو ضرور دا خبره ده چې په طریقه واردات کښې هغوی لږ'چینج' په دې شکل راوستو چې اول به ئے د سکولونو بچې بچیان یا د هغې سره متعلقه خلق ټارگټ کول او یا اوس هغوی راغلل او د پولیو مهم سره۔ سپیکر صاحب، تاسو وگورئ چې سکولونه په ټول ملک کښې شته او بیا د پولیو مهم چې دے ، دا هم په ټول ملک کښې دے خو دا ډیر اهم سوال دے او اهمه نکته ده چې دا په خیبر پختونخوا کښې یا پښتون 'بیلټ' کښې چې دا کوم ټارگټ کیږی، دا بیا ډیره د غور او دا ډیره زیاته د فکر خبره ده۔ زه خو په ډیر معذرت سره دا خبره کوم چې که زما د دې وطن د سکول په یو ماشومې باندې حمله وشی نو د هغې د وکالت او د هغې د دلالت د پاره بیا دا خبرې کیږی چې خدائے مه کړه، خدائے مه کړه دا خو دومره ماشومه ده نو دې دومره اهمیت په ټوله دنیا کښې ولې حاصل

کړو؟ بیا دا خبره کیږی چې د هغې سره ئے د جاسوسئ خبرې تړلی دی او چې کله ترې نن د پولیو په سټاف باندې او د پولیو مهم ناکامه کولو د پاره په بچو او بچیانو باندې حملې کیږی نو بیا دا وکالت کول، دا دلالت کول چې خدائے مه کړه دا خو امریکه دلته جاسوسی کوی یا شکیل آفریدی دلته جاسوسی کوی۔ مونږ دا ګڼو چې دا زمونږ کیس کمزورے کول دی بلکه مونږه دا ګڼو چې دا کیس به Confuse شی۔ دا نګهت بی بی دلته ډیر په ډاډه سره خبره وکړه او زه ئے ستاینه کوم، پکار دا ده چې دلته څوک جمات ټارګټ کوی چې مونږه ئے Criticize کړو، که دلته څوک سکول سوزوی چې مونږه ئے مذمت وکړو، که دلته بې ګناه وژنې کوی چې مونږه ئے برملا، په ډاګ، په ډاډ باندې د هغې غندنه وکړو، د هغې مذمت وکړو۔ زما یقین دا دے چې د هغه Militants د طرف نه خو خبره بنه برابر ده، بنه متحده ده، بنه متفق دی، بنه منظم دی او دې طرف ته په صفونو کښې دراړ لګی۔ دې طرف ته خدائے مه کړه، خدائے مه کړه Indirectly هغوی ته سپورټ ملاویږی او Indirectly داسې یو خبره کیږی چې دا لا څه خبره شوه چې دلته صرف تقریرونه، زه خو نن دا د دې موجوده حکومت د پاره اعزاز ګڼم اعزاز، په دې ټول تاریخ کښې مثال څوک راوړئ چې دا زمونږ محترم مشر میاں صاحب چې دے، د هغه خو یو بچے وو، هغه ئے قربان کړو او دا ډیره لویه خبره ده خو د دې نه لویه کومه خبره ده، د دې نه لویه خبره چې یو مرد یو فرد چې د هغه یو نارینه اولاد وو، هغه ئے قربان کړو او هغه نن په میدان کښې ولاړ څنګه دے؟ زه دا ټول پاکستان چیلنج کوم چې راشئ او د هغه مثال راوړئ چې څوک داسې دے چې هغه په مقابله کښې ولاړ وی؟ *(تالیاں)*

بیا دا خبره کول چې صرف تقریر، نه مونږ په عمل ثابته کړې ده او دا منو، دا هم منو که په بعضې ځائے کښې Security lapse وی، د هغې نه انکار نه کوؤ خو دا به دا ټوله دنیا منی چې دا سیکورټی فورس مونږه په شا ولې ډبوؤ، دوئ ته شاباش ورنکړو او دا په زړګونو خلق، نن که زمونږ څوک محترم ملګری دا خبره کوی چې دا مونږ ته ارو مرو اوس په ګوته کړه چې څنګه به دوئ ته سیکورټی ورکوؤ نو بیا پکار ده چې مونږ دا سوال هم راپورته کړو چې هغه خلق چې خپلې حلیې بدلوی، هغه خلق چې د زنانؤ په شکل کښې راځی، هغه خلق چې د سکول د

طالب علمانو په شکل کښې راځی، هغه خلق چې د شپې ګزار کوی، هغه خلق چې د شا نه ګزار کوی، هغه خلق چې په زنانؤ ګزار کوی، هغه خلق چې په بچیانو ګزار کوی، دا بیا د هغوی Justification هم نشته۔ دا ډیره زیاته واضحه ده سپیکر صاحب چې که د Measures خبره کیږی، ټهیک ټهاک د پینځو شپږو ورځو نه چیف سیکرټری صاحب پخپله هم دا هیډ کوی، زمونږ کوشش دا دے چې تر څومره حده پورې کیدے شی چې مونږه هغه ټول سټاف Secure کړو خو مونږه خواست کوؤ، مونږ درخواست کوؤ ټولو پارلیمنټیرینز ته، ټولو سیاسی ګوندونو ته، ټولو سیاسی مشرانو ته او بیا مفتی صاحب دا خبره کوی چې هغه شے دا دے چې ائیرپورټ ته راغلل، زه هغوی ته یو Statement رایادوم چې زمونږ د دې وطن یو محترم لیډر خو، چې کله Militants بونیر ته راغلو نو بیا هغوی دا خبره هم کړې وه، دا هم په ریکارډ ده چې پینځویشت کلومیټره کښې اسلام آباد پروت دے۔ نن زه په ډاګه دا خبره کوم، ډیر په ډاډه دا خبره کوم او ډیر په اعزاز دا خبره کوم چې مونږ که جنګ کړے دے د دې وطن د بقاء، نو مونږه پاکستان بچ کړے دے، مونږ خپله وینه ورکړې ده، مونږ خپل سرونه ورکړی دی (تالیاں) او بیا د دې خپلې وعدې تجدید زه کوم، مونږه نن بیا د دې خپلې وعدې تجدید کوؤ چې ان شاء اللّٰه په وطن کښې د امن د پاره، په وطن کښې د امن د قیام د پاره که مونږه د بچو نه زار شو، زمونږ سرونه که پکار شی، زار شه د وطن نه او زار شه د اولس نه ان شاء اللّٰه که خیر وی (تالیاں) او یو سوال بل کومه چې نه ده پکار چې مونږه خلق ویروؤ، مونږه ولې خلق یروؤ، دا واضحه نه ده؟ مونږ له نه دی پکار، که مونږ په حقیقی معنو کښې واقعی عوامی نمائندګان یو، که مو نږه واقعی په حقیقی معنو کښې د دې قام د مشرئ دعویدار یو نو بیا به د سره تیریږو، بیا به شپ شپ نه کوؤ، بیا به اګر مګر نه کوؤ، بیا به یره نه خوروؤ، په ډاګه به خبره کوؤ۔ سپیکرصاحب، زه لودهی صاحب، نګهت بی بی او ټول ملګری ډیر زیات Appreciate کوم او ان شاء اللّٰه حکومت چې کوم دے هغه ولاړ دے، صرف د تقریرونو خبره نه ده، د عمل خبره ده او مونږه ثابته کړې هم ده او راروان وخت به ئے هم ان شاء اللّٰه ثابتوؤ که خیر وی۔ ډیره مننه۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر:</u> ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب نے 21-12-2012؛ جناب محمد ہمایون خان صاحب وزیر مالیات 21-12-2012؛ جناب حاجی ہدایت اللہ خان 21-12-2012؛ محمد علی شاہ صاحب 21-12-2012؛ امجد خان آفریدی صاحب 21-12-2012؛ آصف بھٹی صاحب 21-12-2012؛ ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 21-12-2012؛ ستارہ ایاز بی بی 21-12-2012؛ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب 21-12-2012؛ سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب 21-12-2012؛ جناب اقبال دین فنا صاحب 21-12-2012؛ کشور کمار صاحب 21-12-2012؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 21-12-2012؛ جناب غنی داد خان 21-12-2012 اور جناب حافظ اختر علی صاحب 21-12-2012۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The leave is granted.

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سپیکر صاحب! سپیکر صاحب-----

<u>Mr. Speaker</u>: Syed Jafar Shah Sahib, to please move his call attention notice-----

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> ایجنڈا ختم ہو جائے، ایجنڈے کے بعد۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker</u>: Syed Jafar Shah Sahib, to please move his call attention notice No. 820.

<u>جناب جعفر شاہ:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت جتنے منصوبوں کی منظوری دی گئی تھی اور جس کی Administrative approval بھی ہو چکی ہے لیکن ان پر کام یا تو سرے سے شروع نہیں ہو سکا یا پھر دو پرسنٹ کام کر کے ابھی کام کو مکمل طور پر رکوایا گیا ہے اور محکمہ یہ بہانہ بنا رہا ہے کہ پیسے نہیں ہیں یا

Re-appropriation ہو چکی ہے۔ جناب سپیکر، یہ لوگوں کے ساتھ سنگین مذاق کے مترادف ہے اور لوگوں میں بداعتمادی پیدا کرنے کی کوشش ہے، نیز میرا ذاتی طور پر بھی استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اعلانات اور منظوری ہو کے بھی کام کو ادھورا چھوڑ کر یہ سنگین بے ضابطگی کے زمرے میں آتا ہے۔ محکمہ اس کی وضاحت فرمائے۔

جناب سپیکر، میں سکیموں کی مختصر تفصیل پیش کروں کہ Department for International Development برطانیہ کے تعاون سے میرے حلقے میں سولہ عدد Steel bridges پر کام ادھورا چھوڑا گیا ہے۔ یہ تمام پل سیلاب میں بہہ چکے تھے اور اس میں Department for ID صرف پل فراہم کرے گا جبکہ سٹرکچر صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔ اے ڈی پی 12-2011 کے تحت وزیراعلیٰ کی ہدایات پر منظور شدہ تین سڑکیں جس کی میں نے یہاں پر تفصیل بیان کی ہے، اس پر بھی کام رکا ہوا ہے۔ مدین کے ٹاؤن میں 11-2010 میں ایک پٹوار خانہ کی منظوری ہو چکی تھی جناب سپیکر، ابھی تین سال ہو رہے ہیں اور اس پر کام شروع نہیں ہو سکا۔ کچھ سکولز ایسے ہیں جن میں شینکو، دامانہ اور مدین، فتح پور اور میاندم، اس کی بھی Approval ہو چکی ہے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے Administratively لیکن سی اینڈ ڈبلیو والوں نے ابھی کام شروع نہیں کیا ہے یا ٹھیکیدار لیت ولعل سے کام لے رہا ہے اور اس میں ابھی جناب سپیکر، وہاں پر سیزن بھی ایسا ہے کہ اگر اس پر ابھی Immediate اور فوری طور پر کام شروع نہ ہو سکا تو پھر یہ آئندہ سال تک چلا جائے گا، تو میری گزارش ہوگی کہ حکومت اس کی وضاحت کرے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> یہ توجہ دلاؤ نوٹس تو ماشاء اللہ ان کا کافی لمبا ہے، چھ مختلف پوائنٹس ہیں اس میں۔ پہلا جو پوائنٹ ہے Department for ID کے حوالے سے جو پلوں کی تعمیر کی بات ہوئی ہے، یہ صحیح ہے کہ ابھی تک اس میں فنڈز کی کمی تھی لیکن ابھی جو ہے دسمبر سے پہلے اس میں 150 ملین روپے جو ہیں، اس میں تقریباً 75 ملین ریلیز ہو چکے ہیں اور 75 ملین ابھی Under process ہیں تو یہ Fully funded ہو گئے ہیں اور اس کا جتنا بھی فنڈ ہے، وہ سارا ریلیز ہو گیا ہے۔ ان شاء اللہ کچھ پہنچ گئے ہیں سی اینڈ ڈبلیو کو اور کچھ Under process ہیں، تو فنڈز کا جو مسئلہ ہے، وہ حل ہو گیا ہے اور اس پر کام ان شاء اللہ، اپنے وقت سے پہلے ان شاء اللہ یہ تکمیل تک پہنچے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اے ڈی پی

2011-12 کے تحت جتنے بھی روڈز ہیں، اس حوالے سے بھی فنڈز کی جو کمی ہے، ان شاء اللہ یہ پوری ہو رہی ہے۔ پٹوار خانے کے حوالے سے جو ہے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے Administrative approval دینی ہے، آپ کو چاہیئے کہ اس کو اس لیول کے اوپر Pursue کریں کیونکہ میں اس وقت سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے سے آپ کو جواب دے رہا ہوں۔ سکولز کی بات ہوئی ہے، ڈگری، ہائی سکول شینکو اور دامانہ، دونوں سکیموں کیلئے ایلیمنٹری اور سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ابھی تک زمین حوالے نہیں کی، لہذا یہ بھی لٹریسی ڈیپارٹمنٹ سے وہاں پر آپ مہربانی کر کے رجوع فرمائیں۔ اسی طرح ڈگری کالج مدین جو ہے، اس کا تو 95% کام ہو چکا ہے اور ابھی 5% رہتا ہے اور تھوڑے بہت فنڈز کی Shortage ہے، جب فنڈز آ جائینگے ان شاء اللہ تو کام اس پر ہو جائے گا۔ باقی ایلیمنٹری اور سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول مدین کی تعمیر کیلئے زمین کا انتظام ابھی تک نہیں کیا۔ تو یہ وجوہات ہیں، کچھ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی Lapse ہے، کچھ فنڈز کی کمی تھی، فنڈز کی کمی تو پوری ہو گئی ہے البتہ جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، ان سے جب زمین منتقل ہو گی تو تب اس کے اوپر کام شروع ہو گا۔

Mr. Speaker: Ji honourable Atif-ur-Rehman Sahib, call attention notice No. 840.

جناب عطیف الرحمان: مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے وزیر مال صاحب کی توجہ مفاد عامہ کے ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مورخہ 23 نومبر 2012 کو حکومت نے پٹوار حلقہ تہکال بالا نمبر 1 کے پٹواری کا تبادلہ کیا ہے لیکن موصوف نے تاحال چارج نہیں چھوڑا جس کی وجہ سے میرے حلقے کے لوگوں کے روزمرہ کے امور متاثر ہو رہے ہیں اور ان میں تشویش پائی جا رہی ہیں، لہذا اس ضمن میں حکومت فوری طور پر کارروائی کرے تاکہ لوگوں کے امور متاثر نہ ہوں اور امن وامان کے مسئلے سے بچا جا سکے۔

سپیکر صاحب، دا تقریباً یو میاشت ئے برابره شوه جی، یو میاشت برابره شوه چې زمونږ د دې تهکال د پټواری ټرانسفر آرډر شوے دے او د چارج نه ئے چې کوم دے د پیشو بچے جوړ کړے دے، کله ئے یو ځائے کښې ګرځوی، کله ئے بل ځائے کښې ګرځوی او تر اوسه پورې بل پټواری ته ئے چارج نه دے ورکړے۔ په دیکښې عدالت څه کسان چې کوم دی، هغه په جیل کښې دی او په هغې کښې ورته دا آرډر شوے دے چې بهئ د دوئ فردی ضمانتونه پکار دی نو

هغه کسان پټواری پسې ګرځي راګرځي او ورته ملاویږی نه، نو مهربانی د وکړې شی سپیکر صاحب، دا یواځې زمونږ د حلقې نه بلکه د غونډ پیښور دا مسئله ده، مهربانی د اوشی، دا چارج د ترینه فوری طور باندې واخستلے شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> سپیکر صاحب، دې حوالې سره دا ده چې د دوئ خبره ټهیک ده، دا پټواری صاحب بدل شوے دے د دې ځائے نه او دا هم صحیح خبره ده چې ریکارډ لا د هغه سره دے خو د دوئ د انفارمیشن د پاره چې هغه د ټرانسفر نه پس اوس دې وخت کښې Under suspension دے، نو دا یو سزا ده، که بیا ئے هم Record in time هغه خپل Predecessor ته حواله نکړو نو بیا به د هغه خلاف ایف آئی آر درج شی او چې قانونی کارروائی وی، ان شاء الله سخت نه سخت به کوؤ او ریکارډ ویکارډ به ترې زر Available کوؤ که خیر وی جی۔

<u>جناب عطیف الرحمان:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی ستا پرې تسلی اونه شوه جوړې؟

<u>جناب عطیف الرحمان:</u> نه نه، سپیکر صاحب، یعنی خبره چې کوم ده جی د سسپنشن نه ده جی۔ سپیکر صاحب، خبره د ریکارډ ده، سرکاری ریکارډ یعنی یوه میاشت اوشوه دا ده ساتلے دے۔ زه د حکومت نه دا غوښتنه کومه چې دا ده د کوم قانون د لاندې دا ریکارډ ساتلے دے او آیا دا دے ولې نه ورکوی؟ سپیکر صاحب، یواځې زمونږ دغه نه، دا د ټول پیښور مسئله ده۔ مهربانی د وکړې شی، دا سې پټواریان د قطعاً نه لګوی چې هغوی د ځان سره سرکاری ریکارډ په کور کښې ګرځوی یا ئے په مختلفو حجرو کښې ګرځوی او یا ئے د خلقو سره په دکانونو کښې ایښے وی، نو مهربانی د وکړې شی د ده خلاف د سخته کارروائی وکړې شی او دا ریکارډ د په یو ورځ نیمه کښې ده ته د حواله کړے شی، بل پټواری ته د حواله شی جی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، دا خو کال اټینشن دے جی، ډیبیټ پرې منع دے خو زه به دا یو ریکویسټ کومه جی، که تاسو ما ته لږ اجازت راکړو جی۔ سر، دا مسئله خالی د یو کس نه ده جی، همیشه جی یو پټواری ټرانسفر شی، بیا چارج نه ورکوی، بیا وربانديې کله یو دغه کیږی، حکومت له پکار دی چې د دې یو طریقه کار راوباسی۔ زما په حلقه کښې شپږ پټواریان بدل شوی دی، چارج نه پریږدی جی، بیا خلق گرځی لگیا وی هم دا سې یو بل پسې جی، نو ریکویسټ دا دے چې د دې یو طریقه کار د جوړ شی چې هغه ځنگه کله دوئ ټرانسفر وکړی او چې د چا هم کیږی چې هم هغه ورځ چارج ورکړی جی، بیا دوه ورځې د وی، درې ورځې خو په میاشتو سر، دا خو عقل بالکل نه منی جی۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب! یہ مبارکباد آپ دینا چاہ رہے ہیں یا مجھ سے دینا چاہ۔۔۔۔۔

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): آپ دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں آپ خود دے دیں، مجھ سے کیوں مفتی صاحب کی وہ (قہقہہ) لاء منسٹر صاحب! وہ بل پیش کرنا چاہ رہے ہیں؟

وزیر قانون: جی سر، جی بالکل۔

Mr. Speaker: Honourable Law Minister Sahib, on behalf of Labor Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Standard Weights and Measures Enforcement (Amendment) Bill, 2012 may be taken in to consideration at once.

وزیر قانون: اس میں سر، گزارش یہ ہے کہ Already consideration stage میں ہے اور پھر اس میں گنڈاپور صاحب اور باقی اپوزیشن ممبران صاحبان نے کہا تھا تو پھر کمیٹی کے حوالے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، ابھی Consideration ہو رہی ہے، وہ دوسرا تھا، Weights and Measures ہے، وہ Wages والا تھا شاید۔

وزیر قانون: ټهیک شوه سر۔

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا
(خیبر پختونخوا معیاری ماپ تول کا نفاذ)

Minister for Law: The Khyber Pakhtunkhwa, Standard Weights and Measures Enforcement (Amendment) Bill, 2012, I wish to present it before this House for consideration. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Standard Weights and Measures Enforcement (Amendment) Bill, 2012 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 11 stand part of the Bill, long title and preamble also stand parts of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا
(خیبر پختونخوا معیاری ماپ تول کا نفاذ)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Law, on behalf of Labor Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Standard Weights and Measures Enforcement (Amendment) Bill, 2012 may be passed.

Minister for Law: I ask this august House that the Khyber Pakhtunkhwa Standard Weights and Measures Enforcement (Amendment) Bill, 2012 may be passed. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Standard Weights and Measures Enforcement (Amendment) Bill, 2012 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

Mr. Speaker: The Sitting is adjourned till 03:00 pm of Monday afternoon, 24-12-2012. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 24 دسمبر 2012ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)